بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ✦ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۲/۷۲ | اتوار ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ ، ۱۰ وفا ۱۳۶۲ ہش ، ۱۰ جولائی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۵۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۹ وفا / جولائی - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ:-

"طبیعت بدستور ناساز چلی آرہی ہے"

احباب کرام رمضان المبارک کے آخری ایام میں خصوصیت کے ساتھ حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس بابرکت وجود کو جملہ عوارض سے جلد تر نجات بخشے۔ آمین!

خصوصی درخواستِ دعا

حضرت سیدہ مہر آپا مدظلہا رقم فرماتی ہیں

"عزیزم منیر شاہنواز سلمہ اللہ تعالیٰ اپنے والدین کی صحت کاملہ وعاجلہ اور ان کی عمر میں غیر معمولی برکت اور اپنے کاروبار میں برکت دوام کیلئے خصوصیت سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کے والد محترم چوہدری شاہ نواز صاحب جو حال ہی میں امریکہ سے علاج کروا کر آئے ہیں۔ ابھی تک ان کی صحت تسلی بخش طور پر پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ نیز ان کی والدہ محترمہ بیگم شاہنواز صاحبہ جو کہ بفضلہ تعالیٰ دینی کاموں میں ہمیشہ ذوق و شوق سے پیش پیش رہی ہیں اور آجکل بھی لندن میں ہیں۔ اس وقت وہ لجنہ اماء اللہ کی صدارت کے فرائض بہت خوش اسلوبی سے ادا کر رہی ہیں ان کی صحت بھی کچھ عرصہ سے کمزور چل رہی ہے۔ ان کی صحت کاملہ اور فعال زندگی کے لئے بھی جماعت کے تمام احباب کرام سے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء"

مہر آپا

سیرالیون (مغربی افریقہ) کے طول و عرض میں جلسہ ہائے یومِ خلافت کا انعقاد

قدرتِ ثانیہ کی عظیم بشارت کے ظہور اور برکات کے بارے میں مقررین کا اظہارِ خیال

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ کے بارہ میں شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ ملوکیت اور استبدادیت کے دور کے بعد جب پھر خلافت منہاج نبوت پر قائم ہوگی۔ یہ مسیح اور مہدی کے وقت میں ہوگا۔ تشاۃ ثانیہ کے دور میں قدرتِ ثانیہ کا ظہور ۲۷ مئی کو حسب بشارات ہوا۔ اس لئے اس روز اللہ تعالیٰ کی اس نعمت اور قدرت کے ظہور پر جماعت احمدیہ جلسے منعقد کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت پر حمد باری بجالاتی ہے۔

سیرالیون سے عبدالمنان صاحب طاہر مرکزی مبلغ مقیم فری ٹاؤن (سیرالیون) اطلاع دیتے ہیں کہ اس سال بھی حسب معمول سیرالیون کی جماعتوں میں ۲۷ مئی کو جلسے منعقد ہوئے جن میں خلافت کی اہمیت، برکات اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پر ہونے والے انعامات کا تذکرہ ہوا۔

فری ٹاؤن میں بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امیر و انچارج مشنری جلسہ منعقد ہوا جس میں محمد سلیمان صاحب ناصر صدر جماعت احمدیہ فری ٹاؤن، الحاج عبداللہ کول اور امیر صاحب نے خلافت کے بارہ میں تقاریر فرمائیں۔ محترم امیر صاحب نے ایک گھنٹہ تک اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے تقریر کے آخر میں فرمایا۔ ہر احمدی کو خلیفۂ وقت کی روحانی تاثیرات اور دعاؤں سے فیض یاب ہونے کے لئے ذاتی تعلق پیدا کرنا چاہیئے اور حضور کے جملہ ارشادات پر کامل اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

روکوپر میں جلسہ

مسجد احمدیہ روکوپر میں زیر صدارت عبدالمنان صاحب طاہر مرکزی مبلغ منعقد ہوا۔ جس میں مبارک احمد صاحب طاہر ایم۔ اے ابن مولانا محمد منور صاحب نے تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ نے صدارتی ریمارکس میں احباب کو مقام خلافت، خلفاء کی پاکیزہ زندگیوں اور ان کے تعلق باللہ پر روشنی ڈالی

کینما میں جلسہ

کینما سے مولوی عبدالعزیز صاحب مرکزی مبلغ تحریر فرماتے ہیں کہ کینما کی مسجد احمدیہ میں ۲۹ مئی بروز اتوار بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا جس میں ہمارے افریقین بھائی شیخو حسن نے "قدرت ثانیہ کے ظہور" اور مسٹر آئی کے محمد صاحب افریقین نے "خلیفہ خدا بناتا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کینما نے "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس جلسہ کی آخری تقریر مولوی عبدالعزیز صاحب مرکزی مبلغ کی تھی۔ جس میں انہوں نے آیت استخلاف کی روشنی میں خلافتِ راشدہ کے دونوں دوروں میں ہونے والی کامیابیوں کا تفصیلی ذکر فرمایا۔

بواجے بو میں جلسہ

مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مرکزی مبلغ بواجے بو سے اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ یوم خلافت مسجد احمد بواجے بو میں منعقد ہوا۔ جس میں مبارک احمد صاحب طاہر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول اور چیف وانڈی کیمو صاحب صدر جماعت احمدیہ نے خلافت کی برکات۔ جماعت احمدیہ کی تائید و نصرت من اللہ اور خلیفہ خدا بناتا ہے کے موضوع پر تقاریر کیں۔

بو میں جلسہ

بو سے مکرم خلیل احمد صاحب مبشر اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۷ مئی بعد نماز جمعہ جلسہ یومِ خلافت منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ محترم خلیل احمد صاحب مبشر کی زیر صدارت یہ جلسہ منعقد ہوا جس میں مرکزی مبلغ خلیل احمد صاحب مبشر کے علاوہ مکرم ایس ایم کالو استاد

(باقی صفحہ پر)

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمائیں گے

انشاء اللہ تعالیٰ بتاریخ ۱۷ وفا / جولائی بروز اتوار بوقت ۵½ بجے شام مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت اٹھارہویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔

کلاس کے جملہ منتظمین کرام، اساتذہ اور تمام طلباء و طالبات سے گذارش ہے کہ وہ نمازِ عصر مسجد اقصیٰ میں ادا کریں۔ اور نماز کے معاً بعد شعبہ نظم و ضبط کی ہدایات کے مطابق مسجد میں ہی مقررہ جگہوں پر تشریف رکھیں۔ حضور کے خطاب سے قبل افتتاح کی ابتدائی کارروائی کے طور پر طلباء کی حاضری ہوگی نیز ضروری ہدایات دی جائیں گی۔ خواتین اور طالبات کے لئے پردے کا انتظام ہوگا۔

(محمد شفیع اشرف
ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۸ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

۱۰ر وفا ۱۳۶۲ ہش

رمضان کی اصل کیفیت کو دائمی رنگ دینے کی اہمیت

رمضان کا بابرکت مہینہ جسے اللہ تعالےٰ نے خصوصی عبادات کا مہینہ قرار دے کر برکتوں سے مالا مال فرمایا ہے اب اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ یہ مبارک مہینہ ہر سال آتا ہے اور اُن مومنوں کو جو اِس کی مخصوص عبادتوں کا حق ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے اللہ تعالےٰ کی غیر معمولی برکتوں سے مالا مال کر دکھاتا ہے۔ کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ مومن جنہوں نے اِس ماہ مبارک کے ایماناً و احتساباً روزے رکھے اور ان کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیئے گئے اور نہ صرف یہ بلکہ دوزخ کے دروازے ان کے لئے بند کر دیئے گئے اور جنت کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے گئے اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ کے ان کے لئے بے بس کر دیا گیا۔

رمضان کے بارہ میں ایک خاص بات ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے اور وہ خاص بات مستنبط ہوتی ہے۔ اِس سادہ سی بات سے کہ رمضان کے ۲۹ یا ۳۰ روزے ہوتے ہیں انہوں نے بہرحال پورا ہوتا ہوتا ہے اور جب یہ دن یا ان دنوں کے روزے پورے ہو جاتے ہیں۔ تو رمضان گیارہ ماہ بعد پھر آنے کے لئے رخصت ہو جاتا ہے۔ اس بدیہی حقیقت سے خاص بات یہ مستنبط ہوتی ہے کہ اگرچہ رمضان ہر سال آتا اور رخصت ہو جاتا ہے لیکن جس غرض کی خاطر یہ آتا ہے وہ پوری ہونے کے باوجود کبھی رخصت نہیں ہوتی۔ وہ رمضان کے جانے کے بعد بھی قائم و دائم رہتی ہے وہ غرض ہے مومنوں کا تقویٰ سے آراستہ ہونا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ رمضان کی اس دائمی غرض کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۴)

یعنی اے مومنو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں کے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے (اور روزوں کی فرضیت کی اصل اور بنیادی غرض یہ ہے) تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ (یعنی صحیح معنوں میں متقی بن جاؤ)

ظاہر ہے اِس سے یہ مراد تو نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے کہ جب تک انسان روزے رکھتا رہے وہ تقویٰ اختیار کئے رکھے اور جب رمضان کے تیس روزے پورے ہو جائیں تو وہ تقویٰ سے دستکش ہو کر پھر بے راہ روی کی طرف واپس لوٹ جائے۔ تقویٰ کوئی مصنوعی اور فرضی یا وقتی چیز نہیں ہے کہ جب چاہا متقی بن گئے اور جب چاہا تقویٰ کو خیرباد کہہ دیا۔ تقویٰ تو ایک دائمی کیفیت کا نام ہے جو ایمان اور احتساب کے نتیجہ میں انسان کے اپنے اندر سے اُبھرتی ہے اور اس کی کایا پلٹ کر رکھ دیتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ روزے اس لئے فرض کئے ہیں کہ انسان ان کے زیر اثر گناہ کی باریک در باریک راہوں سے بچے اور اس کے بالمقابل نیکی کی باریک سے باریک راہوں پر قدم مارتا چلا جائے۔ اسی لئے رمضان کا مہینہ تو ہر سال آتا اور چلا جاتا ہے لیکن رمضان کے روزوں اور اس کی دیگر مخصوص عبادات کے نتیجہ میں انسان میں تقویٰ کا جو سدا بہار پودا اگتا ہے وہ دائمی ہوتا ہے۔ اسی لئے روزہ داروں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اس پودے کی پوری نگہداشت اور دیکھ بھال کریں اور اسے ایک تناور سایہ دار اور ثمر دار درخت بنانے کی کوشش کریں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مومن رمضان کے ختم ہونے کے بعد رمضان کی کیفیت کو اپنے اندر دائمی رنگ میں قائم رکھیں۔ یہی وہ طریق ہے جس سے وہ ہمیشہ کے لئے متقی بن سکتے ہیں۔

رمضان کے اِس بنیادی اور اصل مقصد کو حاصل کرنے اور بعد میں بھی رمضان کی کیفیت کو اپنے اوپر وارد رکھنے کو ہم احمدیوں کے لئے بنیادی اہمیت حاصل ہے کیونکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ایک بنیادی مقصد اپنے متبعین میں تقویٰ کا بیج بونا اور اسے تناور درخت بنانا اور رمضان کی اصل کیفیت کو اُن پر دائمی طور پر وارد کر دکھانا ہے۔ چنانچہ آپ اپنی بعثت کی اس غرض کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "اس سلسلہ کو خدا تعالےٰ نے تقویٰ ہی کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ تقویٰ کا میدان بالکل خالی ہے۔ پس جو متقی بنیں گے ان کو معجزہ کے طور پر بچایا جائے گا۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء)

(۲) "(خدا نے) ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقویٰ ہونا چاہیئے ..... اگر تم تقویٰ کرنے والے بنو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہوگی۔ پس تقویٰ پیدا کرو۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء)

چونکہ حقیقی فوز و فلاح کا مدار تقویٰ پر ہے اس لئے حضور علیہ السلام کے دل میں یہ شدید تڑپ پائی جاتی تھی کہ وہ تمام لوگ جو آپ کے حلقۂ ارادت اور سلسلہ بیعت میں داخل ہیں رمضان کی کیفیت کو دائمی طور پر اپنے پر وارد کر کے حقیقی معنوں میں متقی بن جائیں۔ ہم اس ضمن میں حضور اقدس کے ایک پُرسوز ارشاد پر اپنی ان معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے دل میں اس بارہ میں کہ آپ کے جملہ متبعین رمضان کی کیفیت کو دائمی طور پر وارد کر کے حقیقی معنوں میں متقی بن جائیں کس قدر شدید تڑپ پائی جاتی تھی۔ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچی تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔ میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب تک کوئی جماعت خدا تعالےٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالےٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔ تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحف مقدسہ اور توریت اور انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالےٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا ہے۔ میں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کر دوں اور بعض دینی کام انہیں سپرد کر دوں اور پھر میں ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور دن رات مردار دنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کروں گا!"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۰۳)

اللہ تعالےٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم میں سے ہر ایک کو اختتام پذیر ہونے والے رمضان کے بابرکت مہینے سے اس رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم رمضان گزرنے کے بعد بھی رمضان کی کیفیت کو دائمی طور پر اپنے اوپر وارد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں تاکہ تقویٰ کا جو بیج اس رمضان نے ہمارے درمیان بویا ہے وہ پھلتا پھولتا رہے اور ایک سدا بہار درخت کی طرح ہمیشہ سرسبز و شاداب اور ہرا بھرا رہے۔ آمین یا رحمتک یا ارحم الراحمین۔

ایک نادر موقعہ

رمضان المبارک جو سال میں صرف ایک بار ہی آتا ہے دعاؤں کی قبولیت کا موسم ہے آیئے ہم سب اپنے اہم پروگرام "الداعی الی اللہ" کی کامیابی کے لئے دن رات دعاؤں میں لگ جائیں اور اپنے سامعین کے لئے بھی خوب دعائیں کریں کہ

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے ۔۔۔ اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس مہینے سے جتنا زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکتے ہو اُٹھاؤ

رمضان المبارک کی خصوصیات و برکات

مکرم مرزا عبد الحی چغتائی ابن مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی۔ ربوہ

رمضان المبارک وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کا نزول شروع ہوا جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے شھر رمضان الذی اُنزل فیہ القرآن

یہ مہینہ اپنے فیوض و برکات کے لحاظ سے دیگر گیارہ مہینوں پر ایک امتیازی شان اور غیر معمولی فوقیت رکھتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور انعامات کے دروازے اس مہینہ میں کھول دیئے جاتے ہیں اور ملائکہ رحمت بکثرت نازل ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ماہ رمضان کی آمد پر جنت کو خصوصیت سے آراستہ کیا جاتا ہے اسی سلسلہ میں ذیل کی حدیث پیش ہے:۔

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے طالب خیر! نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے تو فوری طور پر بدی سے رُک جا۔ اللہ تعالیٰ اس ماہ میں کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد فرماتا ہے اور یہ کارروائی رمضان بھر ہوتی ہے۔"

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان سے قبل ایک خطبہ جمعہ میں اس بابرکت مہینہ کی شان و شوکت اور فیوض و برکات پر روشنی ڈالی۔ اس کی وضاحت مندرجہ ذیل حدیث سے ہوتی ہے:۔

"حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ایک خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! (کل سے) تم پر ایک نہایت ہی عظمت و شان والا مہینہ اپنی برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس میں ایک رات ایسی بھی آتی ہے جو (فیوض و برکات کے لحاظ سے) ہزار مہینوں سے بہتر و برتر ہے ..... پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہینہ کی برکات کے ذکر میں مزید فرمایا کہ اس کی ابتداء رحمت اور اس کا درمیانی حصہ باعث مغفرت و بخشش اور اس کا آخر دوزخ سے سراسر نجات پانے کا موجب ہے۔"

اس حدیث سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے دریا کو کوزہ میں بند کر کے رکھ دیا گیا ہو۔ غرض یہ مہینہ ہر قسم کی بھلائی۔ رحمتوں اور برکتوں کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے۔

رمضان المبارک کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے ارشادات ملتے ہیں جن میں حضور علیہ السلام نے اس مہینہ کی عظمت و شان۔ فیوض و برکات پر روشنی ڈالی۔ ان ارشاداتِ عالیہ میں سے ایک ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:۔

"رمضان دعا کا مہینہ ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزے سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔"

(فتاوی احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے۔ ان دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے اور کہتا ہے آؤ آ کر لے جاؤ۔"

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۲۶ء)

مندرجہ بالا ارشادات سے عیاں ہے کہ رمضان کے مہینہ میں انسان کو کتنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازا جاتا ہے۔ سو رمضان کے بابرکت ایام میں دن روزہ کی حالت میں گزارنے اور راتوں کو اٹھ کر خدا تعالیٰ کے حضور نوافل تہجد اور دعاؤں میں بسر کرنے سے ایک مومن بے حد اور غیر معمولی خیر و برکت اور فیوض سے مستفید ہوتا ہے۔

اس بابرکت مہینہ میں رحمت خداوندی بھی جوش میں آتی ہے اور فرشتے پکار پکار کر خدا تعالیٰ کے لوگوں پر انعامات کے نازل کرنے کی منادی کرتے ہیں۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کی ہر رات کے آخر میں ایک پکارنے والا (فرشتہ) پکارتا ہے کہ کیا کوئی سوالی ہے کہ اُسے دیا جائے۔ کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کے گناہ معاف کئے جائیں اور کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔

حضرت مصلح موعود کا ایک اور ارشاد ملاحظہ ہو:۔

"غرض رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور خاص رحمتیں لے کر آتا ہے یوں تو اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسان کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں ..... لیکن یہ بھی اس کے احسانات میں سے ہی ہے کہ اس نے رمضان کا ایک مہینہ مقرر کر دیا ہے تاکہ وہ لوگ جو خود نہیں اٹھ سکتے ان کو ایک نظام کے ماتحت اٹھنے کی عادت ہو جائے اور ان کی غفلتیں ان کی ہلاکت کا موجب نہ ہوں۔"

(تفسیر کبیر۔ سورۃ البقرہ صفحہ ۳۸۲)

ماہ رمضان کے فیوض و برکات سے استفادہ کرنے کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔

"ماہ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ رہا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اس مہینہ میں تمام قسم کی عبادتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کو قائم کرنے یا ادا کرنے پر بہت کچھ کہا گیا ہے۔ رمضان کا مہینہ پانچ بنیادی عبادتوں کا مجموعہ ہے پہلے تو روزہ ہے۔ دوسرے نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے پھر قیام اللیل یعنی رات کے نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ تیسرے قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت ہے۔ چوتھے سخاوت اور پانچویں آفاتِ نفس سے بچنا ہے ان پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ۔ عباداتِ ماہِ رمضان ہوتی ہیں۔"

(الفضل ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

روزہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

دوسرے نماز ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص پنجوقتہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

نماز ارکان اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ اس مہینہ میں تو اس کی پابندی اور نوافل وغیرہ کی ادائیگی اور بھی خیر و برکت اور کہیں زیادہ ثواب کا موجب ہے۔

ان بابرکت ایام میں چاہیئے کہ بکثرت تلاوت قرآن پاک کی جائے۔ خود حضرت جبرئیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بابرکت مہینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کا دور فرماتے۔ سخاوت اور آفات نفس سے بچنا بھی عبادات ہی میں شامل ہیں۔ ان بابرکت ایام میں ان کی طرف توجہ دینا بھی خیر و برکت اور رحمت خداوندی کے حصول کا عمدہ ذریعہ ہے۔

اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک اقتباس پیش ہے:۔

"اس مہینہ سے جتنا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہو اٹھاؤ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی جتنی رضا پا سکتے ہو اس کے پانے کی کوشش کرو اپنے دنوں کو بھی اپنی راتوں کو بھی ایسے دن اور ایسی راتیں بناؤ کہ جو دن اور راتیں تمہارے خدا کو محبوب بن جائیں۔ پھر عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے رہو کہ اے خدا ان کاموں کی توفیق دے جن کے نتیجہ میں تو خوش ہو جائے اور ان کاموں سے ہمیں بچا جن کاموں کے نتیجہ میں تو ہم سے ناراض ہوتا ہے۔ شیطان تیرے در کا کتا ہے تو خود اس کو زنجیر ڈال کہ وہ ہم پر حملہ آور نہ ہو اور ہمیں نقصان نہ پہنچائے کہ اپنی طاقت اور اپنے زور کے ساتھ ہم اس کے حملوں سے اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۶ء بحوالہ الفضل ۱۲ر اکتوبر ۱۹۷۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر جون ۱۹۸۳ء (جو الفضل مورخہ ۲۵ر جون ۸۳ء میں شائع ہو چکا ہے) میں رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے:۔

"اس وقت یہی کافی ہے کہ رمضان شریف تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے رمضان شریف تمام عبادتوں کا ارتقاء ہے۔ رمضان شریف انسان کو اس مقصد کی طرف لے کر جاتا ہے جس کی خاطر انسان پیدا کیا گیا ہے۔ یہ انسان کو بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجہ کمال تک پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجہ کمال تک پہنچاتا ہے اس کے باوجود بڑے ہی بدقسمت ہوں گے وہ لوگ جو رمضان کو پائیں اور خالی ہاتھ اس میں سے نکل جائیں۔ رمضان کی برکتوں میں سے ہو کے نکلیں لیکن یہ پانی ان کو نہ چھوئے اور چکنے گھڑے کی طرح ویسے کے ویسے وہاں سے آگے چلے جائیں یہ بڑی بدقسمتی ہے یہ ایسی بدقسمتی ہے کہ آپ کروڑوں مسکینوں کو بھی کھانا کھلا دیں تو بھی یہ نیکی اس نعمت کی محرومی کا بدلہ نہیں ہو سکتی۔"

(الفضل ۲۵ر جون ۱۹۸۳ء نمبر ۱۴۴)

"شوال کے چھ روزوں کی اہمیت احادیث مبارکہ کی روشنی میں"

مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ

رمضان کا بابرکت مہینہ تقریباً قریب الاختتام ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو محض خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نہ صرف بھوکے پیاسے رہے۔ بلکہ دن رات اس تگ و دو میں رہے۔ کوئی ایسی نیکی جس کا رمضان سے تعلق ہے۔ چھوٹ نہ پائے، دن کو اگر قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف ہے تو رات کو خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود! خدا تعالیٰ ان سب کو اپنے وعدہ کے مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ جزاء دے گا۔ انشاء اللہ

ایسے لوگوں کے لئے ایک نیکی کا پہلو مزید یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے کہ اگر رمضان کے روزے رکھنے کے علاوہ کوئی شوال کے چھ روزے رکھتا ہے۔ تو اسے سارے سال کے روزوں کے برابر ثواب ملے گا۔ کیونکہ ایک روزے کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔ اس طرح چھتیس روزوں کا تین سو ساٹھ ۳۶۰ گنا ثواب ملے گا۔ مثلاً حضرت ایوب انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔"

(کتاب الصیام صحیح مسلم باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال)

کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے بھی چھ روزے رکھے۔ اس کو اتنا ثواب ملے گا۔ جتنا کہ وہ سارے سال روزے رکھتا۔ کیونکہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر نیکی کا دس گنا اجر ہے۔ اس لحاظ سے ایک روزے کا دس گنا ثواب اور چھتیس روزوں کا تین سو ساٹھ گنا ثواب کا وارث بنے گا اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے:۔

عن ابی الدرداءؓ قال اوصانی حبیبی (صلعم) بثلاثٍ لن ادعھن ما عشت بصیامِ ثلاثۃِ ایامٍ من کلِّ شھرٍ وصلوٰۃ الضحیٰ وبان لا انام حتی اوتر۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ)

ترجمہ:۔ حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میرے حبیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی خاص نصیحت فرمائی تھی۔ جن کو میں زندگی بھر نہیں چھوڑوں گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں ہر ماہ میں تین روزے رکھوں۔ دوسرے چاشت کی نماز پڑھوں۔ تیسرے وتر پڑھے بغیر سویا نہ کروں۔

یہ حدیث اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ اگر انسان ثواب کمانا چاہے تو شوال کے علاوہ تین روزے ہر ماہ رکھا کرے۔ جو گیارہ مہینوں کے لحاظ سے تینتیس ۳۳ روزے بن جائیں گے۔ اور اگر ہر روزے کا دس گنا اجر ہو تو یہ تین سو تیس گنا اجر مل جائے گا۔ اور تیس ۳۰ رمضان کے ملا کر کل تین سو ساٹھ بن جائیں گے۔ گو حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح انسان سارے زمانے کے روزے رکھنے کے برابر اجر پاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں یہ وضاحت آئی ہے کہ ہر مہینے کے ایام میں یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو یہ روزے رکھنے چاہئیں۔

غرض اسلام کا عظیم الشان غلبہ ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں اس کے لئے ایک بہترین طریقہ یہ روزے ہیں خدا تعالیٰ ہمیں اس نیکی پر بھی عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ (آمین)

عید کارڈ بھیجنا ایک بری رسم ہے

پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکین رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

مکرم محمد انوار الحق مجاہد۔ گنج مغلپورہ لاہور

رمضان المبارک کے بابرکت ایام کے بعد انشاء اللہ عید الفطر کی تقریب ہوگی عید الفطر رمضان المبارک میں نازل ہونے والے افضال و برکات اور نعماء کے شکرانے کی ایک مختصر سی گھڑی ہوتی ہے۔ عید کے اس مبارک موقعہ پر آج کے دور میں ایک بری اور بدعت نما رسم ایک دوسرے کو عید کارڈ بھجوانا ہے اور اس فضول رسم پر بہت سارا روپیہ پانی کی طرح بہا دیا جاتا ہے۔ جو سراسر اسراف میں داخل ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

یعنی فضول خرچی نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ عیسائی لوگ اپنے مذہبی تہوار کرسمس کے موقع پر ایک دوسرے کو کرسمس کارڈ بھجواتے تھے ان کی یہ رسم دیکھا دیکھی کے اصول کے تحت مسلمانوں نے بھی اپنا لی اور وہ عیدین کے موقعہ پر "عید کارڈ" بھجوانے لگے۔ ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو غیر قوموں کی نقل سے منع فرمایا ہے بلکہ مسلمانوں کو تو چاہیئے کہ اپنے قول و فعل سے اپنے پیارے آقا کی تعلیم پر عمل کرتے۔ برعکس اس کے کہ دوسری قوموں کے طور طریقہ کو اپنایا جائے۔

اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو کشتی نوح میں جو تعلیم دی ہے اس میں بھی غیر قوموں کی تقلید سے منع کیا گیا ہے۔ پس عید کارڈ بھجوانا کوئی تحفہ یا تبرک کی نشانی نہیں ہیں بلکہ اسراف اور بدعت میں داخل ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ ضائع کیا جاتا ہے بہتر ہو کہ لوگ اس

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارم اصل آمد کی اہمیت

مکرم مولانا سلطان محمود احمد انور صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

یکم جولائی سے صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال شروع ہونے پر موصی احباب کی خدمت میں 'فارم اصل آمد' ارسال کئے جائیں گے۔ تاکہ ۳۰ر جون ۱۹۸۳ء کو ختم ہونے والے مالی سال کی آمد اور ضروری تفصیلات فارم میں درج کرکے مرکز کو واپس ارسال کریں۔ فارم اصل آمد مطبوعہ فارم ہوتا ہے جس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک حصہ پُر کرکے موصی براہ راست مرکز کو ارسال کرتے ہیں۔ اور دوسرے حصہ پر خانہ پُری مکمل کرنے کے بعد مقامی سیکرٹری مال سے تصدیق کروانی مقصود ہوتی ہے۔ یہ حصہ فارم کا تصدیق کے ساتھ سیکرٹری مال کے ذریعہ مرکز کو بھجوایا جانا چاہیئے۔

مرکز میں موصول ہونے والے فارم کے دونوں حصے اکثر و بیشتر مکمل نہیں ہوتے جس کے باعث دفتر وصیت اُن پر کارروائی نہیں کرسکتا اور بعض اوقات بار بار وہ فارم موصی یا سیکرٹری متعلقہ کو ارسال کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن اگر فارم کی تکمیل کرتے وقت خود موصی اور سیکرٹری مال توجہ اور ذمہ داری سے کام لیتے ہوئے فارم کی صحیح تکمیل کرکے ارسال کریں۔ تو کارروائی میں سہولت کے علاوہ حسابات درست تیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔ پھر بعض کیسوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ مسلسل کئی سال تک موصی کی طرف سے فارم آمد موصول نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ سے لمبے عرصہ تک اس موصی کا حساب معین طور پر تیار نہیں ہو پاتا۔ اور زیادہ عرصہ گذر جانے پر زیادہ پریشانی خود موصی کو اٹھانی پڑتی ہے کہ وہ فارم آمد پُر نہ کرنے کے باعث اپنے چندہ جات کی صحیح پوزیشن سے آگاہی حاصل نہیں کرسکتا۔

فارم آمد بر وقت اور باقاعدگی سے نہ بھیجنے والے موصی حضرات غالباً فارم آمد کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ نہیں ہوتے اس لئے بے توجہگی یا غیر ذمہ داری کا طریق اختیار کرتے ہیں۔

فارم اصل آمد کی اہمیت:-

فارم اصل آمد میں موصی سے گذشتہ سال کی اصل آمد اور اس کی تفصیلات دریافت کی جاتی ہیں۔ لیکن بعض موصی گذشتہ کی بجائے آئندہ سال کی آمد کا تخمینہ لگا کر بھجوا دیتے ہیں جو درست نہیں۔ گذرے ہوئے سال کی اصل آمد کا اظہار فارم میں کرنا ہوتا ہے اور جملہ تفصیلات فارم میں خانہ پُری کے وقت درج کرنی ضروری ہیں۔ کیونکہ اسی فارم کی بنیاد پر موصی کی ادائیگیوں کا موازنہ کرکے فاضلہ یا بقایا کا تعین کیا جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر یہ فارم موصی کے سال گذشتہ کے بجٹ آمد کو ظاہر کرتا ہے۔ اور سال گذشتہ کے دوران جو ادائیگیاں موصی نے کی ہوتی ہیں۔ اُن کا فارم آمد میں مندرجہ بجٹ کے ساتھ موازنہ کرکے دفتر نتیجہ نکالتا ہے کہ فارم میں ظاہر کردہ بجٹ کے مقابل پر ادائیگی کم ہے یا زیادہ۔ اگر ادائیگی کم ہو تو موصی بقایادار ٹھہرتا ہے۔ اور بقایا ادا کرنے کے لئے بروقت موصی کو توجہ دلا دی جاتی ہے۔ اگر ادائیگی فارم میں مندرجہ بجٹ کی نسبت سے زیادہ ہو۔ تو موصی کے حساب میں فاضلہ ظاہر کرکے موصی کو اطلاع کردی جاتی ہے۔ اور اگر فارم کے مطابق بجٹ اور ادائیگی برابر برابر ہوں۔ تو موصی کو اطلاع جاتی ہے۔ کہ آپ کے سال گذشتہ کا حساب صاف ہے یعنی نہ بقایا اور نہ ہی فاضلہ۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ جس موصی کی طرف سے فارم اصل آمد پُر کرکے نہ بھجوایا جائے وہ اگر دوران سال بڑی باقاعدگی سے بھی ادائیگیاں کرتا رہا ہو۔ تب بھی اس کا سالانہ حساب تیار نہیں کیا جاسکتا۔ اور نہ ہی موصی کو اپنے سال بھر کے مرسلہ چندہ جات کا نتیجہ فاضلہ یا بقایا کی صورت میں بتانا ممکن ہوسکتا ہے۔ موصی بظاہر ادائیگیاں کر رہا ہوتا ہے لیکن دفتر کے ریکارڈ میں وہ فارم اصل آمد نہ بھجوانے کے باعث ایک لحاظ سے بقایادار ہی شمار ہوتا ہے۔ اور اس کی ادا کردہ رقوم علی الحساب پڑی رہتی ہیں۔ جب فارم آمد کے ذریعہ وہ اپنے گذشتہ سال کے بجٹ آمد کا اظہار کرتا ہے۔ تب وہ رقوم اس کے حساب میں شمار ہوکر سالانہ حساب کا نتیجہ نکل سکتا ہے

دفتر کی طرف سے ہر سال کے شروع میں ہر موصی کو فارم بھجوایا جاتا ہے کہ وہ سال گذشتہ کی اصل آمد اور بجٹ کا اندراج کرکے واپس ارسال کریں۔ لیکن اگر کسی موصی کو یہ فارم کسی وجہ سے نہ ملے تو یہ تو موصی کی ذمہ داری ہے کہ اپنے ذرائع سے دفتر وصیت کو اپنی سال گذشتہ کی اصل آمد سادہ کاغذ پر لکھ کر ارسال کردے ایسی اطلاع ملنے پر بھی موصی کا حساب تیار کرکے موصی کو بھجوایا جاسکتا ہے۔ لہٰذا مناسب انتظار کے باوجود اگر دفتر کی طرف سے فارم موصی کو نہ پہنچے تو موصی کو چاہیئے۔ کہ یاد دفتر کو فارم بھجوانے کی طرف توجہ دلادے۔ یا سادہ کاغذ پر اپنی سالانہ آمد (سال گذشتہ) کی تفصیلات لکھ کر بھیج دے لیکن موصی کی طرف سے محض اس بناء پر خاموشی کہ دفتر نے چونکہ فارم اصل آمد اُسے نہیں بھجوایا۔ اس لئے موصی بے قصور ہے اور دفتر قصوروار یہ بات کسی طرح بھی درست نہیں۔ موصی بہرحال اپنی وصیت کے بارہ میں خود ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے کوائف اور حالات سے دفتر کو باخبر رکھے اور وصیت کی اہمیت اور اس کے تقاضوں کی حفاظت اور نگہداشت کرے تاکہ بعد ازاں اسے خود یا اس کے ورثاء کو کسی ناگوار صورت حال سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

فارم اصل آمد بھجواتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے:-

(۱) فارم میں محض مجموعی سالانہ آمدنی درج کردینا کافی نہیں۔ بلکہ فارم کے خانوں کے مطابق اس آمد کی نوعیت اور کیفیت کا اظہار ضروری ہے۔ آمد پر کبھی ۱۰٪ کی شرح سے چندہ عائد ہوتا ہے اور کبھی ۱۶٪ کے حساب سے۔ اور بعض صورتوں میں (مثلاً حصہ جائیداد کی مطابق تشخیص ادائیگی کردینے کے بعد اُسی جائیداد کی آمد پر چندہ حصہ آمد بشرح چندہ عام ضروری نہیں رہتا) چندہ عائد ہی نہیں ہوتا اس لئے اگر موصی فارم آمد کے معیّنہ خانوں کی صحیح تفصیل کے ساتھ خانہ پُری نہ کرے تو حساب درست تیار کرنا ممکن ہی نہیں رہتا۔

اسی طرح ملازمین کی تنخواہ اور دیگر الاؤنسز کی تفصیل آنے سے ہی یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ کون سا الاؤنس چندہ سے مستثنیٰ ہوسکتا ہے۔

(۲) فارم کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ موصی خود پُر کرکے بھجواتا ہے۔ اور دوسرے حصہ پر مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق حاصل کرنی ہوتی ہے یہ دونوں حصے اپنی جگہ ضروری ہیں اور موصی کو اس امر کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ دونوں حصے موصی کے دستخط کے ساتھ ضروری تفصیلات پر مشتمل مرکز کو بھجوائے جائیں۔ تاکہ حساب تیار کرنے میں سہولت ہو۔ موصی کے دستخط کے بغیر فارم اصل آمد قابل قبول نہیں ہوتا۔ اس لئے اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

(۳) فارم اصل آمد کے دونوں حصوں میں ایک خانہ کمی و بیشی جائیداد ہے۔ جو ہر سال ہر موصی/موصیہ کے لئے پُر کرنا ضروری ہے۔ تاکہ موصی/موصیہ کی مسل وصیت میں جائیداد کا ریکارڈ DATE رہے۔ اس لئے اس حصہ کو ضرور پُر کیا جائے۔ تاکہ بار بار خط و کتابت کرنے میں دفتر کے وقت اور پیسے کا ضیاع نہ ہو۔

بقیہ:- عید کارڈ

کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوان اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج۔ بچے بلکہ ادھیڑ عمر حضرات بڑی بڑی قیمت کے کارڈ خرید کر پھر لفافوں میں بند کرکے دوستوں کو بھیجتے ہیں۔ یہ بہت بُرا دستور ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس رسم کو ترک کردیں ..... کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔" (الفضل ۱۵ر ستمبر ۱۹۱۷ء)

حضور کے مذکورہ اقتباس پر غور سے توجہ کی جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ حضور نے عید کارڈ بھیجنے کے طریق کو بہت بُرا دستور قرار دیا ہے۔ پس افراد جماعت کا اپنی اپنی جگہ پر یہ فرض ٹھہرتا ہے کہ اس دستور کو اپنانے والوں کو حسن اخلاق سے سمجھائیں اور بتائیں کہ ان فضول رسموں پر بے جا پیسہ خرچ کرنے کی بجائے اشاعت اسلام کی مد میں چندہ دیکر اپنی عاقبت سنواریں۔ اسی طرح عہدیداران جماعت بھی اپنے اپنے ماحول میں اس بُری رسم کو ختم کرنے کے لئے ذاتی کوشش اور دلچسپی سے کام کریں تو انشاء اللہ ایک حسین معاشرہ قائم ہوسکتا ہے۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اپنے ماحول میں جائزہ لیں اور ہر اس بُری بات کو رد کریں جسے اسلام و احمدیت نے ناپسند کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضور کے اس مبارک ارشاد سے افراد جماعت کو آگاہ کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نیک کام کے کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین:

فریضۂ زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گذر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہوجاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ شروع ہوچکا ہے لہٰذا وہ اپنی زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرماکر عنداللہ ماجور ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و اخلاص میں شب و روز برکت پیدا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وعدہ جات تحریک جدید اور جماعتہائے احمدیہ پاکستان کا فرض

نمائندگان شوریٰ ۱۹۸۳ء کے ذریعہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کو اس امر سے آگاہی حاصل ہوگئی ہوگی کہ سال نو میں پاکستانی جماعتوں نے چندہ تحریک جدید کی مد میں کم از کم تیس لاکھ روپیہ فراہم کرنا ہے سال ماقبل میں بیس لاکھ روپیہ کی متوقع آمد تھی جس کے مقابلہ پر بفضل خدا پاکستانی جماعتوں نے ساڑھے اکیس لاکھ روپیہ مہیا فرما دیا ہے۔ جزاھم اللہ تعالےٰ۔

نئے سال میں اس قربانی کو تیس لاکھ روپیہ تک پہنچانے کے لئے اکثر جماعتیں بڑی لگن سے کام کر رہی ہیں اور ذیلی تنظیموں میں سے لجنہ نے ایک نمایاں مقام حاصل کر لیا ہے۔ مگر تاحال ہم اپنے ٹارگٹ سے بقدر ۲ لاکھ روپیہ پیچھے ہیں۔ اگرچہ خدا تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے ہمیں یقین ہے کہ اس ٹارگٹ کے معاملہ میں بھی اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی توقعات پر پورا اتارے گا۔ لیکن اس کی تکمیل میں جو تاخیر ہو رہی ہے وہ محل نظر ہے۔

اگر جملہ جماعتیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ر نومبر ۱۹۸۲ء مندرجہ الفضل ۲ر دسمبر ۱۹۸۲ء کا بغور مطالعہ کرتیں تو ان کے لئے ۲۰ لاکھ روپیہ کو تیس لاکھ روپیہ تک بڑھانے میں کوئی دقت پیش نہ آتی اور یہ معاملہ تاخیر کی نذر نہ ہوتا۔ خطبہ مذکورہ کی یہ ہدایات خاص طور پر فوری طور پر عمل میں لائی جائیں اور

۱۔ دفتر اوّل کے مرحوم مجاہدین کی قربانیوں کو جاری رکھا جائے ان کی اولادیں بہتر ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔

۲۔ دفتر دوم کے مرحوم مجاہدین کو بھی حتی الوسع لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے ان کی قربانیاں بھی جاری رکھی جائیں

۳۔ جماعت کے جملہ افراد (انصار۔ خدام، لجنہ) اس میں شامل ہوں اور بچوں کو بھی شامل کیا جائے۔ دفتر سوم کی تجنید لجنہ اماء اللہ کے سپرد کی جاتی ہے۔

۴۔ ہم دنیا کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہر آن بڑھتی ہوئی قربانی پیش کریں۔

۵۔ فاستبقوا الخیرات کا ایک بہت ہی حسین منظر ہمارے سامنے آجائے۔

کم از کم معیاری قربانی:- ہدایت نمبر ۴ میں بڑھتے ہوئے تقاضوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ وقت کے تقاضے کے مطابق تحریک جدید کے چندہ کی کم از کم شرح کیا ہونی چاہیئے۔ اس کی طرف ہمیں سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ کے اس ارشاد پر عمل کرنا ہے کہ کسی مجاہد کا وعدہ اس کی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم نہ ہونا چاہیئے جو سالانہ آمد کا ساٹھواں حصہ بنتا ہے۔ کم از کم شرط شمولیت جو آج کل ۲۴/- روپیہ سالانہ ہے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتی۔ یہ شرح صرف بے روزگاروں کے لئے رہنے دی جائے یعنی مستورات اور بچوں کے لئے جن کی اپنی کوئی الگ آمدنی نہیں ہوتی۔ کمانے والے افراد پانچویں حصہ کے اصول (یا زمیندار بھائی سالانہ آمد کے ساٹھویں حصہ کے اصول پر) سختی سے کاربند ہو جائیں تو بفضل خدا پاکستانی جماعتیں تیس لاکھ روپیہ سے بھی کہیں زیادہ قربانی پیش کر سکتی ہیں۔ پس پاکستانی جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ مذکورہ بالا نکات کو پیش نظر رکھتے ہوئے وعدہ جات کی اضافی فہرستیں جلد از جلد بھجوائیں اور جب تک گذشتہ سال کی نسبت اپنے وعدہ جات کو ڈیڑھ گنا تک بڑھا کر پیش نہیں کرتیں وہ اطمینان کا سانس نہ لیں اور تیس لاکھ روپیہ میں جو کمی رہ گئی ہے اس کو پورا کر کے دم لیں۔ فاستبقوا الخیرات کا حسین منظر اس وقت تک جاری رہنا چاہیئے تاوقتیکہ ہم اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کے ارشادات کی تکمیل کر کے سرخرو ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کی ایک پُر معارف تقریر بعنوان "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کتابی صورت میں شائع کی ہے۔ یہ کتاب تبلیغی نقطۂ نظر سے بہت مفید ہے۔ لجنہ مرکزیہ نے بھی امسال شعبہ تعلیم کے نئے لائحہ عمل میں مطالعہ کے لئے بطور نصاب اس کتاب کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کتاب کا بغرض مطالعہ ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ تمام صدر لجنات اپنی اپنی لجنہ کے گھروں کی تعداد کے مطابق کم از کم فی گھر ایک کتاب ضرور خریدیں۔ یہ کتاب براہ راست آپ کو دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے مطلوبہ تعداد میں آرڈر بک کروانے پر فوری مل سکتی ہے۔ قیمت ساڑھے تین روپے ہے۔ ضلعی صدر لجنات بھی اپنی جملہ لجنات کو اس کتاب کے خریدنے کی طرف توجہ دلائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

برکات سے

ابناء السماء بنو۔ نہ ابناء الارض

حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب "کشتی نوح" صفحہ ۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔ کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے۔ وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور خود پسندی، شرارت، کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔ جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو۔ تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو۔ بلکہ ایک مردہ ہو جس میں جان نہیں۔ اس حالت میں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہو نہ اقبال اور دولت مندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور نفس کے مغلوب ہو۔ سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے کہ روح القدس جو خاص خدا کے ہاتھ سے اترتی ہے تمہارا منہ نیکی اور راستبازی کی طرف پھیر دے۔ تم ابناء السماء بنو۔ نہ ابناء الارض۔ اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گذرگاہوں سے امن میں آجاؤ۔"

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید اور لجنات کی ذمہ داری

مجالس کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری تحریک جدید پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر لجنات نے اس شعبہ میں کسی کام کا ذکر ہی نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو اس کا اندراج نامکمل ہے۔ ادائیگی جماعتی طور پر کی گئی ہے تو اس کی تفصیل لے کر بھجوائیں۔

کوشش کریں کہ گیارہ جولائی تک آپ کی لجنہ کی ادائیگی سو فیصد ہو جائے تاکہ ۲۹ر رمضان المبارک کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جانے والی فہرست میں آپ بھی شامل ہو سکیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی مدد فرمائے۔ (سیکرٹری تحریک جدید لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اطفال و ناصرات توجہ فرمائیں

شعبہ اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کروایا جاتا ہے۔ اس سال بھی یہ مقابلہ مضمون نویسی ہو رہا ہے۔ مضمون کا عنوان "سیرت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف" ہے۔ مقابلہ میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال و ناصرات کو بالترتیب دو صد روپے، ایک صد پچاس روپے اور ایک صد روپے دیئے جائیں گے۔ مضمون لکھتے وقت مندرجہ ذیل کتب کو مدنظر رکھیں۔

۱۔ سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ ۲۔ تاریخ اسلام از علامہ ابن خلدون ۳۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۱۲ شائع کردہ پنجاب یونیورسٹی۔ ۴۔ عہد نبوی کے فوجی کمانڈر۔ ۵۔ سیر صحابہؓ جلد دوم از مولانا سعید انصاری۔ ۶۔ عشرہ مبشرہ۔ ۷۔ رحمت دارین کے سو شیدائی۔ ۸۔ اصحاب بدر۔

مرکز میں مضمون بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ر جولائی ۱۹۸۳ء مقرر کی گئی ہے۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

یہ قیمتی موقع پھر ایک سال بعد آئے گا

رمضان المبارک کی برکات سے جھولیاں بھر لو اور اصلاح و ارشاد کے کام کے مفوضہ ٹارگٹ کو جلد تر حاصل کرنے کے لئے خوب دعائیں کر لو کہ اس مبارک مہینہ میں۔ ہمارا خدا بہت قریب ہو کر ہماری دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ (قیادت اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

• ۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مبلغ امریکہ لکھتے ہیں کہ
ان کے ماموں زاد بھائی ناصر احمد صاحب لاہور میں سخت بیمار ہیں ریڑھ کی ہڈی میں کینسر ہے اللہ تعالیٰ انہیں معجزانہ طور پر صحت عطا فرمائے۔

• ۔ مکرم سید لئیق احمد صاحب دارالرحمت غربی لکھتے ہیں کہ میری بھانجی بعمر ۴ سال چند روز قبل جل گئی تھی اور حالت تشویشناک ہے

• ۔ مکرم فضل احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم محمد حسین صاحب بعض عوارض میں مبتلا ہیں اور سی ایم ایچ میرپور (آزاد کشمیر) میں داخل ہیں۔

• ۔ مکرم قدرت اللہ صاحب چیمہ دارالرحمت غربی لکھتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ کی طبیعت چند روز سے خراب ہے۔

• ۔ مکرم رفیع الدین صاحب دارالرحمت غربی لکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے عزیز فاتح الدین کو چند روز سے شدید بخار ہے۔

• ۔ مکرم ناصر احمد صاحب کارکن دفتر مینیجر الفضل کے چچا جان چار پانچ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

• ۔ مکرم میاں شوکت محمود صاحب میاں انجینئرنگ کارپوریشن شادرہ لکھتے ہیں کہ ان کے والد محترم مبارک احمد صاحب بعارضہ دل بیمار ہیں۔

• ۔ مکرم مستری محمد اکبر صاحب اڈہ لاریاں ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کے بھائی کو ایک حادثہ میں شدید چوٹ آئی ہے اور بازو میں شدید درد کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہے۔

• ۔ مکرم حکیم محمد عبداللہ صاحب باجوہ ظفروال ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے عزیز ضیاء اللہ باجوہ نیو کاسل یونیورسٹی آسٹریلیا میں جیالوجی میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں اور یہ سال ان کا آخری ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

• ۔ محترمہ بیگم میجر منور احمد صاحب گلگت لکھتی ہیں کہ دو ماہ سے ان کے بھائی عزیز وقار احمد متعلم ایچی سن کالج لاہور پنجاب میں زکام آنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔

• ۔ مکرم رانا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں کہ مکرم شیخ مختار احمد صاحب سمن آباد لاہور صحت اور کاروبار میں ترقی اور مشکلات دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں نیز محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا منیر اللہ بیگ صاحب پتوکی بیمار ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے مستحق احباب کے نام روزانہ اخبار الفضل یا خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے رقوم ارسال کی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کے اموال و نفوس میں برکت دے اور انہیں بیش از بیش خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

امۃ الرشید صاحبہ شوکت صدر لجنہ دارالصدر ربوہ : ۱۳۰/۰۰ روپے۔

رشید احمد صاحب بھٹی ربوہ	۱۲۵/-	شیخ نیر عبداللہ ہاگورا وزیر آباد	۱۲۵/-
عبدالرشید مبشر کراچی	۱۲۵/-	امۃ المجیب صاحبہ بیگم محمد افضل اعوان راولپنڈی	۱۲۵/-
میجر محمود احمد صاحب سرگودھا	۱۰۰/-	سرور سلطانہ ہاشمی صاحبہ گجرات	۵۰/-
مبشر احمد کاہلوں صاحب ربوہ	۵۰/-	رضیہ درد صاحبہ ربوہ	۳۵/-
منصورہ شفیق صاحبہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ			۳۵/-
راجہ منور احمد صاحب ربوہ	۲۰/-	شیخ ممتاز رسول صاحب ربوہ	۱۲/-
ام ارشاد احمد صاحبہ ربوہ	۱۵/-	بیگم سید جواد علی شاہ صاحب ربوہ	۱۰/-
صدر لجنہ گوجرانوالہ	۱۰/-	حاجی عبدالصبور ناصر صاحب ربوہ	۱۰/-
اہلیہ صاحبہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم ربوہ			۱۰/-

گمشدگی رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ لطیف آباد ضلع حیدر آباد کی رسید بک نمبر ۱۷۹۷۳ جس کی رسیدات ۱ تا ۵۷ استعمال ہو چکی ہیں گم ہو گئی ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ رسید بک مذکورہ پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے اور اگر کسی کے علم میں آجائے تو دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ واپس بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ معصومہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی منظور الحق صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲۸/۲ دارالنصر ربوہ ان کے نام الاٹ ہے۔ ان کے بیٹے یحییٰ منصور الحق اور بیٹی امۃ الحی فرحت کو مذکورہ پلاٹ میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ مذکورہ پلاٹ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔ (ناظم دارالقضاء)

اطلاع عام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مضافات ربوہ میں ساہیوال روڈ پر واقع اراضی جس کے خسرہ نمبران درج ذیل ہیں۔ اور جس میں کالونی باقاعدہ منظور شدہ ہے اور مبارک ٹاؤن کے نام سے معروف ہے اور جس میں ہماری اجازت سے میسرز احمد اسٹیٹس ربوہ اخبار الفضل میں فروختگی پلاٹس کے متعلق اعلانات بھی کرواتے رہے ہیں۔ میسرز احمد اسٹیٹس نے اس رقبہ کا چارج مبارک احمد طاہر ایڈووکیٹ دارالصدر ربوہ تحریر کنندہ کو دے دیا ہے۔ اور آئندہ سے ان کا اس رقبہ کی منتقلی سے کوئی تعلق نہیں۔

خسرہ نمبران :۔ ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۷۰، ۱۱۷۵ کل رقبہ ۱۹ ایکڑ ۳۶ کنال

نوٹ :۔ منظور شدہ سکیم مبارک ٹاؤن میں مندرجہ بالا خسرہ نمبر کے پلاٹس نمبران حسب ذیل ہیں:۔

پلاٹ نمبرز :۔ ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴-۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰۔

آئندہ اس زمین کی خرید و فروخت اور اس سے متعلق امور کیلئے خریداران خاکسار سے رجوع کریں۔ (مختار عام مالکان مبارک احمد طاہر ایڈووکیٹ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

ٹینڈر نوٹس

بلدیہ ربوہ کو حسب ذیل ترقیاتی کاموں کے لئے بلدیہ کے رجسٹرڈ ٹھیکیداروں سے مورخہ ۱۶ر جولائی ۱۹۸۳ء بوقت ۱۰ بجے صبح سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں جو اسی دن حاضر آمدہ ٹھیکیداران یا ان کے نمائندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ٹینڈر فارم قیمتاً ایک یوم قبل تک جاری کئے جائیں گے۔ ٹینڈر کھلنے کے دن کسی ٹھیکیدار کو انلسٹ / تجدید نہ کیا جائے گا اور نہ ہی ٹینڈر فارم جاری کئے جائیں گے۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	عرصہ تکمیل
۱-	مرمت دفتر و میونسپل لاج	۶۷,۰۰۰/-	۱۳۴/-	۱۵ یوم
۲-	تعمیر شاف کوارٹر	۴۰,۰۰۰/-	۸۰۰/-	ایک ماہ
۳-	تعمیر چونگی و مرمت ہائے	۲۵,۰۰۰/-	۵۰۰/-	ایک ماہ
۴-	تکمیل شاہراہ صدر	۱,۰۰,۰۰۰/-	۲,۰۰۰/-	دو ماہ
۵-	تکمیل و اضافی سڑک شاہراہ محلہ	۶۰,۰۰۰/-	۱۲۰۰/-	۱½ ماہ
۶-	مرمت سڑکات	۸۰,۰۰۰/-	۱۶۰۰/-	۱½ "
۷-	مرمت شاف کوارٹرز	۱۰,۰۰۰/-	۲۰۰/-	۱۵ یوم
۸-	فرش بندی محلہ چھنی	۴۰,۰۰۰/-	۸۰۰/-	ایک ماہ

زیر دستخطی کو اختیار حاصل ہے کہ کسی ایک یا سب ٹینڈروں کو وجہ بتلائے بغیر منظور یا نامنظور کردے۔ زرضمانت صرف شیڈول بنک کی جاری کردہ / نال ڈیپازٹ کی شکل میں قبول کی جائیں گی۔

المشتہر : ——— قریشی محمد اقبال ہاشمی
چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ۔ ضلع جھنگ

I.P.L.5269

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کرام! کتب، رسائل اور اخبارات میں چھپنے والی ہر چیز پر نظر رکھیں

احمدیت سے متعلقہ ہر مطبوعہ چیز وکالت تصنیف تحریک جدید کو بھجوائی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تازہ علمی تحریک میں دنیا بھر کے علم دوست احمدی حضرات نے حضور انور کی خدمت میں اپنے نام پیش کئے ہیں حضور نے سب کے لئے دعا فرمائی ہے اور اس توقع کا اظہار فرمایا ہے کہ علمی تحقیق کے لئے ایک نہایت اہم حلقہ تیار ہو سکے گا جو مستشرقین اور دیگر معترضین کے جملہ اعتراضات جمع کرنے میں بھی مدد دے گا اور بعد ازاں ان اعتراضات کے جوابات لکھنے میں بھی اپنی مساعی جمیلہ صرف کرے گا امید ہے کہ ہم سب مل جل کر حضور انور کی یہ توقع احسن رنگ میں پوری کر سکیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر چھپنے والی چیز پر نظر رکھی جائے۔ کتابوں پر بھی اور اخبارات اور رسائل پر بھی تاکہ کوئی گوشہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو کر اپنے برے اثرات مرتب نہ کرنے لگے۔

حال ہی میں ایک رسالہ عربیبیا (Arabia) سامنے آیا ہے جس میں احمدیت سے متعلق بعض خطوط شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک جوابی خط مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کا بھی ہے۔ اسی طرح دوسرے رسالوں اور اخبارات میں بھی خطوط یا مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں اس لئے ہمارا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ اخبارات اور رسالے اور کتب زیر مطالعہ رکھیں۔

جو اخبارات اور رسالے آپ کے زیر نظر رہتے ہیں اگر ان کے نام اور مقام اشاعت اور مدیر صاحب کے نام سے آپ اس دفتر کو مطلع کر سکیں تو وکالت تصنیف آپ کی ممنون ہوگی۔ ہو سکتا ہے کہ ہم بھی کوئی اخبار یا رسالہ آپ کے مطالعہ کے لئے تجویز کر سکیں۔

یہ نوٹ فرمالیں کہ وکالت تصنیف کا فون نمبر ۶۷۰ ہے۔

(وکیل التصنیف تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان (کینیا)

برادرم مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب امیر و مبلغ انچارج کینیا نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل افراد نے تحریک جدید کے جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی صف میں شمولیت کی سعادت پائی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

صف اوّل۔

۱۔ مکرم مظفر احمدی صاحب از طرف والدین	۵۰۰۰	شلنگ	۳۔ مکرم بشیر قریشی صاحب	۱۲۰۰	شلنگ
۲۔ " عبدالمنان قریشی صاحب	۲۵۰۰	"	۴۔ محترمہ مسز نعمت اللہ خانصاحب	۱۲۰۰	"
۳۔ ملیسز خان برادرز	۲۴۰۰	"	۵۔ مکرم نصیر احمد شیخ صاحب	۱۲۰۰	"
۴۔ " محمد افضل بٹ صاحب	۲۲۰۰	"	۶۔ " عبدالحنان صاحب قریشی	۱۰۰۰	"
۵۔ " ظہیر احمد ملک صاحب	۲۰۰۰	"	۷۔ " افتخار احمد بٹ صاحب	۱۰۰۰	"
صف دوم۔			۸۔ " ملک لال خان صاحب	۱۰۰۰	"
۱۔ مکرم فضل الرحمٰن قریشی صاحب	۱۵۰۰	"			
۲۔ " عثمان گاکوریا صاحب	۱۵۰۰	"			

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم جناب ماسٹر محمد خان صاحب مرحوم آف توحید پارک مغلپورہ اور میرے خالو جان جناب چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف شالامار ٹاؤن کی وفات کو قریباً ایک سال ہونے کو آیا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں مرحوم بزرگوں کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے خصوصی دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم بزرگوں کو اپنی رحمتوں سے نوازے۔ پچھلی عید ہم نے ان کے ساتھ منائی تھی۔ آج وہ بزرگ ہم میں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

سلیم اختر خان

(۱۴/۳ توحید پارک مغلپورہ لاہور نمبر ۱۵)

مسجد مبارک میں درس القرآن کے سلسلہ کی تکمیل اور اختتامی دعا

مورخہ ۲۹ رمضان المبارک (۱۱ر جولائی ۱۹۸۳ء) کو مسجد مبارک میں قرآن کریم کے درس کا اختتام ہوگا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس آخری تین سورتوں کا درس ارشاد فرمائیں گے اور اس کے بعد اختتامی دعا ہوگی۔

درس کا وقت ۴½ بجے سے ۶½ بجے تک ہوگا۔ احباب کرام شرکت فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

تبدیلی نام

خاکسارہ نے اپنا نام شریفہ بی بی سے امۃ الشافی رکھ لیا ہے اس لئے آئندہ مجھے اس نام سے لکھا اور بولا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(امۃ الشافی ۶/ چوہدری محمد صادق صاحب کریم نگر فارم سندھ)

بقیہ: سیرالیون

احمدیہ سکول۔ بشیر احمد صاحب اختر نے نظام خلافت۔ برکات خلافت کے عناوین پر تقاریر کیں۔

ان مقامات کے علاوہ جماعت کے سیکنڈری سکولوں اور جماعتوں میں اس مبارک روز کی نسبت سے جلسے منعقد ہوئے جن میں خلافت کے بابرکت نظام پر فاضل مقررین نے تقریریں کیں۔

احمدیہ ہاؤس بلڈرز

ربوہ میں تعمیراتی کام کرنے کا منفرد ادارہ

ربوہ میں جدید طرز کی کوٹھیاں اور مکان بنوانے کیلئے ہم سے رجوع کریں۔

نقشہ بنوانے اور پاس کروانے کا معقول انتظام ہے۔ رابطہ کیلئے

★ عوامی آٹوز ریلوے روڈ ربوہ

★ شیراز شاپنگ سنٹر ربوہ

برائے فروخت

حیات آباد سیٹلائٹ ٹاؤن پشاور

PHASE - ONE سیکٹر E-2

میں پلاٹ سکنی نمبر ۵۶۶ برقبہ ۱۰ مرلہ جو ۸۰ فٹ چوڑی مین روڈ پر واقعہ ہے فوری طور پر فروخت کرنا مقصود ہے۔ خواہشمند احباب درج ذیل پتہ پر اپنی پیشکش ارسال فرمائیں۔

خدمت مرکز اقصیٰ چوک

ربوہ فون نمبر ۶۴ پی پی

عید سیل

قیمتوں میں حیرت انگیز کمی

فینسی دوپٹے۔ عمدہ لیڈیز سوٹ۔ بچوں کے عوامی سوٹ۔ نیکر شرٹ۔ فراک نہایت کم قیمت پر دستیاب ہیں۔ سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں رش سے بچنے کیلئے جلد تشریف لائیں۔

شہزادگار منٹس گولبازار ربوہ

"بیت اللطیف"

ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی ربوہ

صرف خواتین کی خریداری کا مرکز۔ ربوہ میں پہلی مرتبہ جس کا افتتاح ۱۳ جون یکم رمضان المبارک حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بوقت ۶ بجے شام از راہ شفقت فرمایا۔

"بیت اللطیف"

میں تشریف لا کر خواتین جدید ملبوسات اور علم ضروریات کی اشیاء خرید فرمائیں۔